24

جماعت احمدیہ کی فتح اور کامیابی کے لئے ایک نیا قدم اور نئی قربانیوں کا وقت

(فرمودہ 27 جولائی 1945ء بمقام بیت الفضل ڈلہوزی)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کی بعض باتیں اپنے اندر لطیفے کا رنگ رکھتی ہیں۔ یعنی گو وہ واقعات کے لحاظ سے تو اہمیت نہیں رکھتیں لیکن ان میں ایک قافیے اور تلازمہ کا رنگ پایا جاتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں جہاں تک اس کے مضامین اور مطالب کا تعلق ہے اس میں کسی رِدَم (Rhythm) یا وزن کا پایا جانا ضروری نہیں۔ جس سے ہمیں معلوم ہو کہ اس کی نثر اپنے اندر شاعرانہ رنگ رکھتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو نہ صرف ان اندرونی حکمتوں سے پُر کیا ہے جو انسان کی سمجھ اور عقل کو جِلا بخشتی ہیں اور انسان کے فہم و فراست کو قوت دیتی ہیں بلکہ اس کے ساتھ ظاہر میں بھی ایک ایسا توازن قائم کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مضامین آپس میں وابستہ اور ہم رشتہ ہیں اور اُچھلتے کُودتے آگے کی طرف چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی دوسری باتوں میں بھی بسا اوقات ایک تلازمہ کا رنگ پایا جاتا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک چھوٹی سی چیز کو اللہ تعالیٰ نے انسانی دماغ کو راحت اور خوشی پہنچانے کے لئے دوسری چیز کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ گو اس جوڑ میں کوئی معنوی حکمت نظر نہیں آتی لیکن اس کے ساتھ ایک

قسم کی لذت اور راحت ضرور محسوس ہوتی ہے۔

مجھے اللہ تعالیٰ نے کچھ عرصہ ہوا رؤیا میں بتایا کہ مسٹر ماریسن جو انگلستان کی لیبر پارٹی کے ممبر ہیں وہ کہتے ہیں کہ جیسا کام کرنے کی مجھے توفیق ملی ہے چالیس سال کے عرصہ میں ایسی توفیق کسی کو نہیں ملی۔ اور گویا وہ ضلع کانگڑہ کے متعلق کہتے ہیں۔ اور میں حیران ہوتا ہوں کہ انگلستان کے افسر کو کانگڑہ سے کیا تعلق۔ پھر اس کی یہ تعبیر ذہن میں آئی کہ انگلستان میں بھی کانگڑہ کے ضلع کی قسم کے آتش فشانی مادے ظاہر ہونے والے ہیں یعنی عظیم الشان تغیرات ہونے والے ہیں۔ یہ رؤیا مجھے ڈلہوزی کے پچھلے سفر میں دکھایا گیا۔ اُس وقت ابھی پارلیمنٹ کے ٹوٹنے کا کوئی ذکر نہ تھا اور نہ ہی پارلیمنٹ کے ٹوٹنے کا کوئی امکان تھا۔ چودھری ظفراللہ خان صاحب اُس وقت انگلستان جا رہے تھے۔ میں نے یہ رؤیا لکھ کر ان کو بھجوا دیا تا وہ لندن میں شمس صاحب کو اشاعت کے لئے دے دیں۔ آگے شمس صاحب نے فوراً ہی وہ رؤیا 22 مئی کو مسٹر ماریسن تک پہنچا دیا۔ مسٹر ماریسن لیبر پارٹی کے ممبر ہیں اور اگر انہیں کوئی خاص کام کرنے کا موقع مل سکتا ہے تو وہ لیبر پارٹی کے ذریعہ سے ہی مل سکتا ہے۔ کیونکہ ڈیموکریٹک ملکوں میں کوئی شخص اپنی ذات میں کوئی بڑا کام نہیں کر سکتا۔ اس کو اپنی پارٹی کے ساتھ مل کر ہی پوزیشن حاصل ہوتی ہے اور وہ اپنی پارٹی کے ساتھ مل کر ہی کوئی بڑا کام کر سکتا ہے۔ پس اس رؤیا میں یہ اشارہ تھا کہ قریب میں ہی مسٹر ماریسن کی پارٹی برسر اقتدار آنے والی ہے۔ اس رؤیا کے بعد جب میں واپس قادیان گیا تو کچھ دنوں کے بعد یہ ہلچل مچ گئی کہ لیبر پارٹی اور کنزرویٹو پارٹی (Conservative Party) میں شدید اختلاف پیدا ہو گیا ہے اور لیبر پارٹی یہ چاہتی ہے کہ دونوں پارٹیاں الگ الگ اور جدا جدا کام کریں۔ لیکن کنزرویٹو پارٹی (Conservative Party) اصرار کرتی ہے کہ ابھی کولیشن گورنمنٹ (Collision Govt.) رہے تاوقتیکہ جاپان کی جنگ کا خاتمہ ہو جائے۔ لیکن لیبر پارٹی نے اسے تسلیم نہ کیا اور آخر باوجود لیبر پارٹی کے اس اصرار کے کہ ابھی کسی نئے انتخاب کی ضرورت نہیں مسٹر چرچل نے اِس خیال کے ماتحت کہ اگر اِس وقت مَیں نیا انتخاب کراؤں گا تو میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا، کیونکہ ابھی میری جنگی خدمات کا گہرا اثر لوگوں کے دل پر ہے اور جاپان کی جنگ جاری ہے۔ اگر جاپان کی لڑائی کا خاتمہ

ہو گیا تو ملک والے سمجھیں گے کہ اب لڑنے والے آدمی کی ضرورت نہیں اب صلح کے کاموں والے آدمی کی ضرورت ہے اِس لئے اِس وقت میرے جیتنے کے امکانات بہت زیادہ ہیں۔ اس طرح مجھے اور میری پارٹی کو پانچ سال کا عرصہ پھر حکومت کے لئے مل جائے گا۔ مسٹر چرچل نے اپنی طرف سے ہوشیاری اور چالاکی کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا تھا کہ اب تو مسٹر ماریسن کو کوئی بڑا کام کرنے کا موقع ملنے والا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف کنزرویٹو پارٹی کو یہ اصرار تھا کہ اگر انتخاب ہونا ہے تو اِسی وقت ہو لیکن دوسری طرف لیبر پارٹی اِس بات پر مُصِر تھی کہ یہ انتخاب ابھی نہ ہو۔ جس کے معنے یہ تھے کہ کنزرویٹو پارٹی یہ سمجھتی تھی کہ اگر اب انتخاب ہو جائے تو اس کے لئے جیتنے کا زیادہ موقع ہے۔ اسی طرح لیبر پارٹی کا بھی یہی خیال تھا کہ اگر اِس وقت انتخاب ہوا تو وہ کنزرویٹو پارٹی کے حق میں اچھا ہو گا۔ مگر باوجود لیبر پارٹی کے کہنے کے کہ ابھی انتخاب میں دیر کی جائے مسٹر چرچل یہی کہتے رہے کہ ہمیں ابھی انتخاب کے لئے پبلک کے سامنے جانا چاہئے۔ ان کا اصرار کرنا یہ بتاتا ہے کہ ان کے نزدیک ان کے جیتنے کے لئے یہ بہترین موقع تھا اور لیبر پارٹی کا اِس بات پر اصرار کرنا کہ ابھی انتخاب نہ کیا جائے اور کچھ دیر پیچھے ڈالا جائے فوری طور پر نئے انتخاب کی ضرورت نہیں چھ ماہ یا سال کے بعد کر لیا جائے گا اِس بات کا ثبوت ہے کہ لیبر پارٹی یہ سمجھتی تھی کہ ابھی پبلک کے سامنے جانا ان کے لئے اچھا نہیں۔ اگر ابھی پبلک کے سامنے جائیں گے تو ہار جائیں گے۔ لیکن یہ دونوں رائیں خدائی فیصلہ کے خلاف تھیں۔ مسٹر چرچل نے انتخاب پر زور اسی لئے دیا کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ہمارے لئے جیتنے کا زیادہ موقع ہے۔ اور لیبر پارٹی نے انتخابات میں تاخیر پر اِس لئے زور دیا کہ اس کے نزدیک یہ وقت ان کے لئے مناسب نہ تھا۔ مگر آخر لیبر پارٹی نے یہ سمجھ کر کہ اب جو ہمارے سر پر پڑنا تھا پڑ گیا انتخاب کی مُہم شروع کر دی۔ اُس وقت مسٹر چرچل کو اپنی کامیابی پر اس قدر یقین تھا میں حیران ہوں کہ وہ اب اِس فقرے کو پڑھ کر جو انہوں نے انتخاب کے دوران میں کہا دل میں کیا محسوس کرتے ہوں گے۔ انتخاب کے دنوں میں جب وہ لندن کی ایک انتخاب کی چوکی پر پہنچے تو وہاں ہزارہا آدمی قطاریں باندھے کھڑے تھے۔ مسٹر چرچل کی جنگی خدمات کی وجہ سے لوگوں نے ان کے آنے پر خوش آمدید کہا اور اپنے طریق کے مطابق

تالیاں پیٹیں اور نعرے لگائے۔ اُس وقت مسٹر چرچل نے یہ فقرہ کہا کہ میں تمہیں گورنمنٹ کا ایک راز بتانے آیا ہوں۔ اور پھر مذاقاً کہا کہ تم یہ راز کسی دوسرے کو نہ بتانا۔ وہ راز یہ ہے کہ کنزرویٹو پارٹی اِس انتخاب میں جیت گئی ہے۔ گویا وہ اپنی کوششوں اور اپنی طاقت کے اندازہ کے مطابق یہ خیال کرتے تھے کہ یہ ناممکن بات ہے کہ ہم ہار جائیں۔ ایک بچہ ایسی بات کہے تو اَور بات ہے لیکن ایک ایسا آدمی جو ایک اہم پارٹی کا لیڈر رہے اور ایسے وقت میں جبکہ وہ دنیا میں غیر معمولی حیثیت حاصل کر چکا ہے اور ایسے وقت میں جبکہ وہ اپنے دشمن کے مقابلے میں کھڑا ہے اُس وقت اُس کا یہ کہنا کہ میں تمہیں گورنمنٹ کا یہ راز بتانے آیا ہوں کہ کنزرویٹو پارٹی جیت گئی ہے بتاتا ہے کہ مسٹر چرچل کو اپنی فتح پر سو فیصدی یقین تھا۔ لیکن مسٹر چرچل کے اِس اعلان سے دو مہینے پہلے اللہ تعالیٰ مجھے یہ اطلاع دے چکا تھا کہ اب مسٹر ماریسن جیسے لوگوں کے کام کرنے کا وقت آیا ہے۔ آج الیکشن کے نتیجہ کا اعلان ہو گیا ہے لیبر پارٹی انتخاب سے پہلے اپنے متعلق جو ناکامی کا خطرہ محسوس کرتی تھی وہ بھی غلط ثابت ہوا ہے اور کنزرویٹو پارٹی جو کامیابی کا یقین رکھتی تھی وہ بھی غلط ثابت ہوا ہے۔ اور الیکشن میں 640 ممبروں میں سے 390 ممبر لیبر پارٹی کی طرف سے کامیاب ہوئے ہیں۔ اور مسٹر چرچل کی پارٹی جس کے متعلق مسٹر چرچل نے کہا تھا کہ میں تمہیں گورنمنٹ کا راز بتاتا ہوں کہ کنزرویٹو پارٹی جیت چکی ہے اُس کے گزشتہ ممبروں میں سے نصف کے قریب ممبر آئے ہیں۔ پچھلی دفعہ 350 ممبر تھے اور اِس دفعہ 185 ممبر آئے ہیں۔

اِس خبر میں عجیب تلازمہ 1 ہے۔ میں حیران ہوں اللہ تعالیٰ نے اس خبر کو روکے رکھا اور یہ خبر اِس سفر سے نہ دس دن پہلے اور نہ دس دن بعد بتائی بلکہ ڈلہوزی میں ہی بتائی۔ اِس میں یہ اشارہ تھا کہ ڈلہوزی میں اِس خبر کی اطلاع دی گئی ہے اور ڈلہوزی میں ہی اس کے پورا ہونے کی خبر آئے گی۔ یہ ایک قسم کا تلازمہ ہے۔ جیسے قرآن مجید میں مُؤْمِنُوْنَ یا یُوْقِنُوْنَ آتا ہے۔ مُؤْمِنُوْنَ یا یُوْقِنُوْنَ کو ایک دوسرے کے بعد لانے میں بظاہر کوئی خاص فائدہ نظر نہیں آتا لیکن اِس میں ایک رِدم اور توازن اور شعریت ہے۔ اسی طرح حادثات میں بھی بسا اوقات شعریت اور توازن پایا جاتا ہے۔ اس تلازم میں اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا تھا کہ اے ڈلہوزی میں

آئے ہوئے شخص! وہ خبر ڈلہوزی میں ہی پوری ہو گی جو ڈلہوزی میں دی گئی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ ایک بادشاہ نے ایک قاضی کو معزولی کا حکم بھجوایا۔ اس میں لکھا یَا قَاضِی الْقُمِّ عَزَلْتُكَ فَقُمْ۔ اے قُم کے قاضی! میں نے تجھے معزول کر دیا ہے اب اُٹھ اور اپنے گھر جا۔ اُس نے پڑھا تو ماتھے پر ہاتھ مار کر کہا مجھے تو اس قافیہ نے ڈبویا۔ کسی نے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے اُس نے کہا کہ بادشاہ یہاں سے گزرا اُس کو معلوم ہوا یہ قُم قصبہ ہے اور یہاں کوئی قاضی بھی ہے۔ تو بادشاہ کو خیال آیا کہ لطیفہ بنانا چاہیے اور بادشاہ کو یہ قافیہ پسند آیا۔ اس لئے اُس نے میری معزولی کا حکم دے دیا۔ تو قوافی بھی اپنے اندر دلکشی اور دلچسپی رکھتے ہیں۔ بعض دفعہ جب اللہ تعالیٰ آئندہ کی خبریں دیتا ہے تو ان میں اس قسم کا تلازمہ رکھ دیتا ہے۔ کبھی وزن کے ذریعہ اور کبھی شعر کے ذریعہ اور بعض دفعہ خاص حالات میں ہونے والے واقعات کو اُسی قسم کے مناسب حالات میں بیان کر دیتا ہے۔ جیسے ترازو کے دو پلڑے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی بھی ڈلہوزی میں اور پوری ہوئی بھی ڈلہوزی میں۔ یہ تلازمہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اِس خبر میں رکھا تھا۔

چونکہ خبروں میں بعض دفعہ اوقات کی تعیین نہیں ہوتی اِس لئے ڈلہوزی میں خبر دینے سے اس طرف اشارہ کر دیا کہ اس خبر کو پورا ہونے میں لمبا وقت مقدر نہیں بلکہ یہ خبر قریب میں ہی پوری ہونے والی ہے۔ اس کے بعد کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ خود انگلستان کے نزدیک بھی لیبر پارٹی کی یہ کامیابی غیر معمولی ہے۔ ایک کنزرویٹو پارٹی کے اخبار نے لکھا ہے کہ یہ نتیجۂ انتخاب زلزلہ پیدا کر دینے والا ہے (میری خواب کے الفاظ کو یاد کرو) ٹائمز آف لنڈن نے لکھا ہے کہ انگلستان کی ساری تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی کہ اس وقت کہ انگلستان ایک لیڈر کی فتوحات اور کارناموں سے گونج رہا ہو اس نے اُس لیڈر کو کام سے ہٹا دیا ہو۔ اِسی طرح بعد کی خبروں سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایٹلی نے نئے وزیر اعظم نے مسٹر ماریسن کو نائب وزیر اعظم مقرر کیا ہے۔ بلکہ تازہ اطلاع ریڈیو کی تو یہاں تک ہے کہ پارٹی کے اجلاس میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ مسٹر ماریسن کو ہی پارٹی کا لیڈر بنایا جائے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ سیاسی طور پر لیبر پارٹی یہ فیصلہ کرے کہ وزیر اعظم بجائے مسٹر ایٹلی کے مسٹر ماریسن

بنے۔ خواب کے بعد تین ماہ کے اندر ان حالات کا ظاہر ہونا کتنا عظیم الشان نشان ہے۔ اور دشمنانِ اسلام اور احمدیت اور پیغامیوں پر کتنی زبردست حجت ہے۔ اور ابھی تو اس عظیم الشان پیشگوئی کے اَور بہت سے پہلو ہیں جو اپنے وقت پر ظاہر ہوں گے۔ موجودہ سیاسیات میں ان کا ظاہر کرنا مناسب نہیں ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ خبر ایک اَور خواب کے پورا ہونے کے لئے بھی راستہ کھولنے والی ہے۔ وہ خواب میں بیان کر چکا ہوں اور شائع بھی ہو چکا ہے۔ وہ خواب میں نے لاہور میں دیکھا تھا کہ مولانا ابوالکلام آزاد کے ہاتھ سے کوئی بہت اہم کام ہونے والا ہے۔ شملہ کانفرنس میں یہ سامان پیدا ہوئے لیکن بعض وجوہ سے رُک گئے۔ اب لیبر پارٹی برسر اقتدار آئی اور وہ ہندوستان کی آزادی کے حق میں ہے۔ اس کی خواہش ہے کہ ہندوستان کو جلد سے جلد آزاد کیا جائے۔ ان حالات میں مَیں سمجھتا ہوں کہ شاید پھر کانگرس اور مسلم لیگ کو اِس بات کا موقع مل جائے کہ وہ آپس میں فیصلہ کر لیں اور کسی نتیجہ پر پہنچ جائیں۔ اور وہ خواب اس صورت میں پورا ہو جائے۔

جہاں تک اہمیت کا تعلق ہے کسی کام میں ناکامی بھی انسان کے اہم واقعات میں سے ہوتی ہے۔ بادشاہوں کی زندگی کے اہم واقعات بڑی فتوحات بھی کہلاتی ہیں اور بڑی بڑی شکستیں بھی۔ محمد شاہ رنگیلا بہت سے بادشاہوں سے زیادہ مشہور ہے اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُس نے ایک خطرناک شکست کھائی جس سے ہندوستان کی طاقت ٹوٹ گئی۔ تو جیسے بڑی بڑی فتوحات اہمیت رکھتی ہیں ایسے ہی بڑی بڑی شکستیں بھی اہمیت رکھتی ہیں اور ممکن ہے مولانا ابوالکلام آزاد کی ناکامی وہ اہم کام ہو جس کی نسبت خواب میں اشارہ تھا۔ لیکن چونکہ کامیابی زیادہ اہمیت رکھنے والی شے ہے پس جب اس خواب کے نتیجہ میں یہ حالات پیدا ہو رہے ہیں تو یہ قیاس کرنا عقل کے خلاف نہیں کہ یہ خواب ابھی پوری طرح پورا نہیں ہوا اور آئندہ کامیابی کی صورت میں بھی پورا ہونے والا ہے۔ کیونکہ قریب ترین مفہوم کسی چیز کی اہمیت کا اس کی کامیابی سے وابستہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد دوسرا نمبر ناکامی کا ہوتا ہے۔ شملہ کانفرنس کے بعد اب بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ یہ ہندوستان کی آزادی کا مسئلہ دیر تک پڑا رہے گا اور شاید اس کا نتیجہ

اچھا نہ نکلے اور ہندوستان دیر تک تکلیف میں رہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو پورا کرنے کے سامان کر دیئے ہیں۔

یہ ساری باتیں چھ ماہ کے اندر اندر ظاہر ہوئی ہیں۔ یہ کتنی عظیم الشان بات ہے کہ اِسی سال اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ اعلان کرایا کہ ہندوستان اور انگلستان آپس میں صلح کر لیں اور اِسی سال یہ خبر دی۔ کہ مولانا ابوالکلام کے ذریعہ کوئی بڑا کام ہونے والا ہے۔ اسی سال مسٹر ماریسن کے متعلق بھی خبر دی اسی سال وہ خبریں جو جرمن قوم کی شکست کے متعلق میں نے دی تھیں پوری ہوئیں۔ یہ مجموعہ خبروں کا ایسا ہے جو نہایت اہم علمِ غیب پر مشتمل اور ان میں سے ہر ایک واقعہ ایسا ہے جو غیر معمولی ہے۔ اگر کوئی شخص بتائے کہ فلاں کے گھر لڑکا پیدا ہو گا یا فلاں مر جائے گا اور ایسے پچاس ساٹھ واقعات پورے ہو جائیں تو ان کی اتنی اہمیت نہیں ہو گی جتنی ان اہم واقعات کی ہے۔ اِس سال ایسے اہم واقعات اور ایسی اہم باتیں پوری ہوئی ہیں جو سب دنیا کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ ایک دفعہ نہیں بلکہ متواتر پوری ہوئی ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس سال کو اہمیت اور خصوصیت کا مقام دینا چاہتا ہے۔ میں نے اِس کے متعلق تین سال پہلے بتایا تھا کہ الٰہی اشارہ اِس طرف معلوم ہوتا ہے کہ 1945ء بہت اہمیت رکھنے والا سال ہو گا۔ اور وہ ہمارے لئے ایک کامیابی کی وادی کے مشابہ ہو گا۔ اِس میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کی شاندار بنیاد پڑے گی۔ اگر کوئی پوچھے کہ کونسی بنیاد پڑی ہے تو میں کہتا ہوں اول تو صلح ہو جانے کی وجہ سے ہمارے مبلغ باہر جانے شروع ہو گئے ہیں اور آٹھ نو مبلغ غیر ممالک میں جا چکے ہیں اور باقی جانے کو تیار ہیں۔ دوسرے اس سے بڑھ کر ترقی اور فتح کی بنیاد اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس سلسلہ کے ہاتھوں یہ ثبوت دے کہ اس سلسلہ کا میرے ساتھ تعلق ہے اور میں اس سلسلہ کے ذریعہ غیب کی خبریں دنیا کو بتاتا ہوں۔ یہ بہت بڑی بنیاد ہے فتح اور کامیابی کی۔ اگر ایک خبر بھی ایسی ہو جو دوسرے لوگوں سے تعلق رکھتی ہو اور وہ پوری ہو جائے تو لوگوں کے نزدیک اس کی بہت بڑی اہمیت ہوتی ہے چہ جائیکہ متواتر غیب کی خبروں کا پورا ہونا۔ جیسے جرمن قوم کی شکست، مولانا ابوالکلام آزاد کے متعلق رؤیا کہ ان کے ذریعہ کوئی اہم کام ہونے والا ہے، مسٹر ماریسن کے متعلق رؤیا، ہندوستان اور انگلستان کی صلح کے متعلق

اعلان۔ یہ متواتر واقعات سارے کے سارے اِسی سال میں پورے ہوئے۔ جس کے متعلق تین سال قبل اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا تھا کہ یہ سال بہت اہمیت رکھنے والا سال ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسانشان ہے کہ اگر جماعت صحیح طور پر اسے دہریہ دشمن کے سامنے بھی پیش کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار نہیں کر سکے گا۔ میں نے دیکھا ہے کہ اگر صحیح طور پر نشان کو پیش کیا جائے تو لوگوں سے اس کا جواب نہیں بنتا۔ اور انہیں تسلیم کرنا پڑتا ہے یہ چیز ضرور ایسی ہے جو اپنے اندر اہمیت رکھتی ہے اور اس پر ہمیں ضرور غور کرنا چاہیے۔ یوں تو خدا تعالیٰ نے مجھے کئی بین الاقوامی واقعات کے متعلق جو کروڑوں کروڑ انسانوں کی زندگیوں سے تعلق رکھتے تھے کشوف کے ذریعہ خبر دی ہے اور وہ پورے ہوئے ہیں لیکن اِس سال میں تو صرف تین ماہ کے عرصہ میں پانچ عظیم الشان واقعات جو دنیا کی عظیم الشان قوموں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں پورے ہوئے ہیں۔

اول: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے جو متواتر اعلان کروایا تھا کہ جرمن قوم کی شکست اور جنگ کا خاتمہ تحریک جدید کے دَور کے خاتمہ کے ساتھ ہو گا۔ سو یہ بات اسی طرح مئی میں پوری ہو گئی۔

دوم: بعض رؤیا کے نتیجہ میں مجھ سے اُس نے اعلان کروایا کہ انگلستان اور ہندوستان کے سمجھوتے کا اب وقت آگیا ہے۔

سوم: مولانا ابوالکلام آزاد کے متعلق مارچ کے مہینہ میں مجھے خبر دی کہ عنقریب اِن کی زندگی کا کوئی اہم امر ظاہر ہونے والا ہے۔

چہارم: مسٹر ماریسن کے متعلق خواب کہ اِن کو اب کوئی اہم کام کرنے کا موقع ملنے والا ہے۔

پنجم: شملہ کانفرنس کی ناکامی کے بعد مسٹر ماریسن کی پارٹی کی کامیابی کے ساتھ میرے اعلان نمبر دوم و خواب نمبر سوم کے پورا ہونے کے سامان کا پیدا ہو جانا۔ اور ابھی کئی حصے خوابوں کے پورے ہونے والے ہیں اور آسمان پر ان کے لئے سامان تیار ہو رہے ہیں۔ یہ باتیں ایسی ہیں کہ کوئی شخص ان کو حادثات قرار نہیں دے سکتا۔ ایک کو حادثہ کہہ لو، دو کو حادثات کہہ لو، تین کو حادثات کہہ لو مگر کون کہہ سکتا ہے کہ تین ماہ میں یکے بعد دیگرے پورے ہونے والے یہ پانچ اہم اور بینَ الاقوامی واقعات محض حادثات ہیں۔ اور ابھی تو اس تسلسل کے بعض حصے باقی ہیں۔

اگر باقی حصے بھی پورے ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ زنجیر مکمل ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اِس سال ہمارے لئے عظیم الشان بنیادیں قائم کر دی ہیں۔ اگر جماعت صحیح طور پر فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے اور اپنی قربانیوں میں ترقی کرے، اپنے کام میں ترقی کرے، اپنے معاملات میں ترقی کرے تو اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کی ترقی کی ایک اَور بنیاد اِس سال ڈال دے گا۔

بعض لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو گا کہ ترقی کی ایک اَور بنیاد کا کیا مطلب ہے؟ اس بارہ میں مَیں ایک مثال دیتا ہوں۔ بعض دفعہ لوگ مجھ سے یہ بھی پوچھا کرتے ہیں کہ آپ نے جو فلاں تقریر کی تھی اُس میں قومی کیریکٹر کے لئے فلاں فلاں چیز ضروری قرار دی تھی۔ پھر دوسری تقریر میں آپ نے فلاں فلاں اخلاق قومی کیریکٹر کے لئے ضروری قرار دیئے۔ ان دونوں میں اختلاف ہے۔ میں انہیں جواب دیا کرتا ہوں کہ دونوں تقریروں میں کوئی اختلاف نہیں۔ مختلف اخلاق مختلف اوقات اور مختلف حالات میں ضروری ہوتے ہیں۔ بعض اخلاق ایسے ہیں جو لڑائی کے وقت ضروری ہوتے ہیں جیسے بہادری اور شجاعت۔ اگر صنعت و حرفت کا سوال ہو تو کہا جائے گا کہ اس کے لئے محنت کی ضرورت ہے۔ اگر تجارت کا سوال ہو تو کہا جائے گا کہ تجارت کو ترقی دینے کے لئے سچائی اور دیانت کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اس موقع پر جبکہ علموں کا مقابلہ ہو اور ایک قوم علم اور سائنس کے ذریعہ دوسری قوم پر حملہ کر رہی ہو تو مظلوم قوم سے کہا جائے گا کہ قومی ترقی کے لئے علم کی بڑی ضرورت ہے۔ تو اس کے یہ معنے نہیں کہ یہ نصیحت دوسری سے مختلف ہے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ مختلف چیزیں مختلف مواقع پر الگ الگ حیثیت حاصل کر لیتی ہیں۔ ایک نقطہ نگاہ سے ایک موقع پر ایک چیز اہمیت رکھتی ہے اور دوسرے موقع پر دوسری۔ جیسا کہ ایک لالٹین چار طرف روشنی دینے والی ہو یعنی اُس کے چاروں طرف شیشے لگے ہوئے ہوں اب ہر جہت کو اس کے ایک شیشہ سے تعلق ہے۔ ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ اس شیشہ کے بغیر روشنی نہیں آسکتی۔ دوسری طرف والا کہہ سکتا ہے کہ اس شیشہ کے بغیر روشنی نہیں آسکتی۔ تیسری طرف والا کہہ سکتا ہے کہ اس شیشہ کے بغیر روشنی نہیں آسکتی۔ چوتھی طرف والا کہہ سکتا ہے کہ اس شیشہ کے بغیر روشنی

نہیں آسکتی۔ وہ سارے ہی اپنی اپنی جگہ پر درست کہہ رہے ہوں گے کیونکہ مثلاً اگر پہلے نے یہ کہا تھا کہ شمالی شیشہ کے بغیر روشنی نہیں آسکتی یا دوسرے نے کہا تھا کہ جنوبی شیشہ کے بغیر روشنی نہیں آسکتی یا تیسرے نے کہا تھا کہ مشرقی شیشہ کے بغیر روشنی نہیں آسکتی یا چوتھے نے کہا تھا کہ مغربی شیشہ کے بغیر روشنی نہیں آسکتی تو یہ چاروں باتیں درست تھیں۔ ان میں نہ اختلاف تھا اور نہ جھوٹ۔ کیونکہ اگر مشرق کی طرف کا شیشہ روشن نہیں تو مشرق والوں کو روشنی نہیں پہنچے گی۔ اگر مغرب کی طرف کا شیشہ روشن نہیں تو مغرب والوں کو روشنی نہیں پہنچے گی۔ اگر شمال کی طرف کا شیشہ روشن نہیں تو شمال والوں کو روشنی نہیں پہنچے گی۔ اگر جنوب کی طرف کا شیشہ روشن نہیں تو جنوب والوں کو روشنی نہیں پہنچے گی۔ اِسی طرح قومی کیریکٹر بھی مختلف جہات سے اہمیت رکھتے ہیں۔ جب تبلیغ کا موقع آئے گا تو ہم کہیں گے کہ تبلیغ کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جب نوجوانوں کے اخلاق کی درستی کا سوال آئے گا تو ہم کہیں گے کہ نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جب صنعت و حرفت کی کمزوری کا سوال ہو گا تو ہم کہیں گے کہ قومی ترقی کے لئے صنعت و حرفت بہت ضروری چیز ہے۔ چونکہ انسانی زندگی اپنے اندر مختلف جہات رکھتی ہے اس لئے ان جہات کے لحاظ سے مختلف اخلاق مختلف مواقع پر ضروری ہو جاتے ہیں۔ جیسے نمازیں بھی ضروری ہیں، روزے بھی ضروری ہیں، زکوٰۃ بھی ضروری ہے، حج بھی ضروری ہے۔ لیکن ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ سب سے اہم کام کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ سب سے اہم کام جہاد ہے۔3 جب دوسرے موقع پر ایک شخص نے پوچھا کہ مجھے سب سے اہم کام بتایئے تو آپ نے فرمایا کہ سب سے اہم کام ماں کی خدمت ہے۔4 اور جب تیسرے نے آپ سے پوچھا کہ اہم کام کیا ہے؟ تو آپ نے نماز یا سچائی کا ذکر فرمایا۔5 تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ (نعوذ باللہ) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کلام میں اختلاف تھا بلکہ ان اشخاص کے لحاظ سے ان احکام کی اہمیت مختلف تھی۔ آپ نے پہلے شخص کے لئے جہاد کو سب سے اہم اس لئے قرار دیا کہ وہ اپنے اندر بزدلی رکھتا تھا۔ باقی احکام وہ بجالاتا تھا۔ وہ ماں کی خدمت کرتا تھا اس لئے اُس کو ماں کی خدمت کی اہمیت بتانے کی ضرورت نہ تھی۔ اس کے لحاظ سے جہاد ہی سب سے بڑی چیز

تھی۔ دوسرا شخص جس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ماں کی خدمت سب سے اہم کام ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ماں کی خدمت کرنے میں کمزور تھا۔ اِس لئے اُس کو ماں کی خدمت سب سے اہم کام بتایا۔ ورنہ آپ کی بات کا یہ مطلب نہ تھا کہ اُس کے لئے جہاد کرنا ضروری نہ تھا۔ اِس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کسی کی مشرقی دیوار میں سوراخ ہو جائے اور وہ انجینئر سے پوچھے کہ اسے مکان کی حفاظت کے لئے کیا کرنا چاہیے؟ تو انجینئر اسے کہے گا کہ مشرقی دیوار کے سوراخ کو بند کر دو۔ اور اگر کسی کا مغربی دیوار میں سوراخ ہو جائے اور وہ انجینئر سے پوچھے گا کہ مکان کی حفاظت کے لئے کیا کرنا چاہیے تو وہ کہے گا مغربی سوراخ کو بند کر دیا جائے۔ اب کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس انجینئر کے کلام میں اختلاف ہے کہ پہلے شخص سے اس نے مشرقی سوراخ کے بند کرنے کے لئے کہا اور دوسرے سے مغربی سوراخ کے بند کرنے کے لئے کہتا ہے۔

پس اشخاص کی نوعیت کے بدل جانے سے، اوقات کی نوعیت بدل جانے سے اور مقامات کی نوعیت بدل جانے سے احکام کی نوعیت بھی بدل جایا کرتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اِس سال کو اہمیت دی ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ پہلے آپ نے فلاں وقت کو بڑا کہا تھا اور فلاں وقت کو آپ نے اہم قرار دیا تھا اور اب آپ اِس سال کو اہم قرار دے رہے ہیں۔ تو اس کی مثال ایسی ہی ہو گی جیسے کوئی آدمی کسی سے راستہ پوچھے تو راستہ بتانے والا اُسے کہے کہ اس راستہ پر چلے جاؤ۔ آگے جا کر دائیں طرف مڑ جانا۔ پھر بائیں طرف مڑ جانا۔ اور کچھ دُور آگے جا کر فلاں جگہ پر دائیں طرف مڑ جانا۔ تو اِس پر وہ شخص جسے راستہ بتایا گیا ہے اگر کہے کہ آپ عجیب آدمی ہیں پہلے کہتے ہیں دائیں طرف مڑ جانا پھر کہتے ہیں بائیں طرف مڑ جانا پھر کہتے ہیں دائیں طرف مڑ جانا۔ آپ کے کلام میں تو بہت اختلاف پایا جاتا ہے تو معترض عجیب دماغ کا ہو گا نہ کہ راستہ بتانے والا۔

جس طرح انسانی زندگی میں مختلف موڑ ہوتے ہیں اِسی طرح قومی زندگی میں بھی موڑ ہوتے ہیں اور ہر موڑ کو اپنے وقت میں اہمیت حاصل ہوتی ہے اور ہر موڑ انسان کو نئے رخ پر ڈال دیتا ہے۔ وہ رُخ کئی ہو سکتے ہیں۔ ہماری جماعت کے لئے ان نئے رُخوں میں سے ایک اہم رُخ

1945ء بھی ہے اب ہم اِس نئے موڑ پر ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اِس سال متواتر نئے نئے نشانات دکھائے ہیں اور وہ نشانات ایسے ہیں جو دنیا کی عظیم الشان قوموں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ سال بنیاد ہے ہمارے حملہ کی جو ہم دنیا پر کرنے والے ہیں۔ نتائج خواہ کتنے شاندار ہوں مگر بنیاد اپنی جگہ پر بہت اہمیت رکھتی ہے۔ بیٹا خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو جائے باپ کی عزت اُس پر واجب ہوتی ہے۔ اِسی طرح جس سال میں کسی چیز کی بنیاد رکھی جاتی ہے وہ سال بہت اہم ہوتا ہے۔ اور جس سال نتائج ظاہر ہوتے ہیں وہ سال بھی اہمیت رکھتا ہے۔ اگر وہ بنیاد ہونے کے لحاظ سے خصوصیت رکھتا ہے تو یہ نتائج کے ظاہر ہونے کی وجہ سے اہمیت رکھتا ہے۔ ایک بنیاد آج سے تین سال پہلے ڈالی گئی تھی اور وہ مخفی تھی اُس سال میں جمع جمع کر دیئے گئے تھے۔ پھر دوسرا سال آیا جو میری پیدائش کے دن سے شروع ہوتا تھا اُس میں میرے مصلح موعود ہونے کی خبر دی گئی تھی۔ اب تیسرے سال میں مختلف عظیم الشان پیشگوئیاں یکے بعد دیگرے پوری ہوئی ہیں اور اس سال میں ایسے رستے کھولے گئے ہیں جو جماعت کو ترقی کی طرف لے جانے والے ہیں۔ یہ سال ہمارے لئے ٹرننگ پوائنٹ (Turning Point) ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک نیا زاویہ پیدا کر دیا ہے جس سے ہم دنیا کو نئے رنگ اور نئے پیرائے میں مخاطب کریں گے۔ اور نئے رنگ اور نئے پیرائے میں دنیا پر حملہ کریں گے۔ اور یہ سال اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری جماعت کی فتح اور کامیابی کے لئے ایک نیا قدم ہے۔

پس جہاں اللہ تعالیٰ نے ان نشانات کے ذریعہ اپنا ظہور فرمایا ہے وہاں ہمارا فرض ہے کہ ہم اسکے ظہور سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ قربانی اور زیادہ سے زیادہ ایثار کو کام میں لائیں اور اس کے فضلوں کو جذب کریں۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ اپنی برکتوں اور اپنی رحمتوں کو نازل فرماتا ہے تو بندے کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ انہی مواقع کے متعلق کہا گیا ہے کہ کبھی تو بادشاہ گالی پر بھی خوش ہو جاتے ہیں اور کبھی ثناء پر بھی ناراض ہو جاتے ہیں۔ یہ مواقع بہت نازک ہوتے ہیں۔ اُس وقت انسان کے لئے نادر موقع ہوتا ہے۔ تھوڑی سی بات سے خدا تعالیٰ کا بے انتہا قُرب حاصل کر سکتا ہے۔ مگر اس موقع پر تھوڑی سی بات سے خدا تعالیٰ کی نظروں سے گِر بھی سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم

اس کے فضل کے دنوں میں اُس کے رحم اور اُس کی بخشش کو حاصل کریں۔ اور اپنے کسی فعل کی وجہ سے اُس کی ناراضگی اور اُس کی خفگی کا مَورِد نہ بن جائیں۔ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ۔"

(الفضل یکم اگست 1945ء)

1: تلازمہ: مضمون کی رعایت الفاظ کا استعمال کرنا۔ رعایتِ لفظ

2: ایٹلی:(Clement Attlee) 1883ء میں پیدا ہوئے۔ 1967ء میں وفات پائی۔ لیبر پارٹی سے تعلق تھا۔ 1945ء تا 1951ء برطانیہ کے وزیر اعظم رہے۔

3: بخاری کتاب العتق باب اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَل

4: بخاری کتاب الادب باب مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ

5: بخاری کتاب الادب باب الْبِرِّ وَالصِّلَة